دوران حج
وفات پانے والے حاجی کے احکام
تحریر: شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
اسلامک دعوۃ سنٹر، مسرہ۔ طائف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
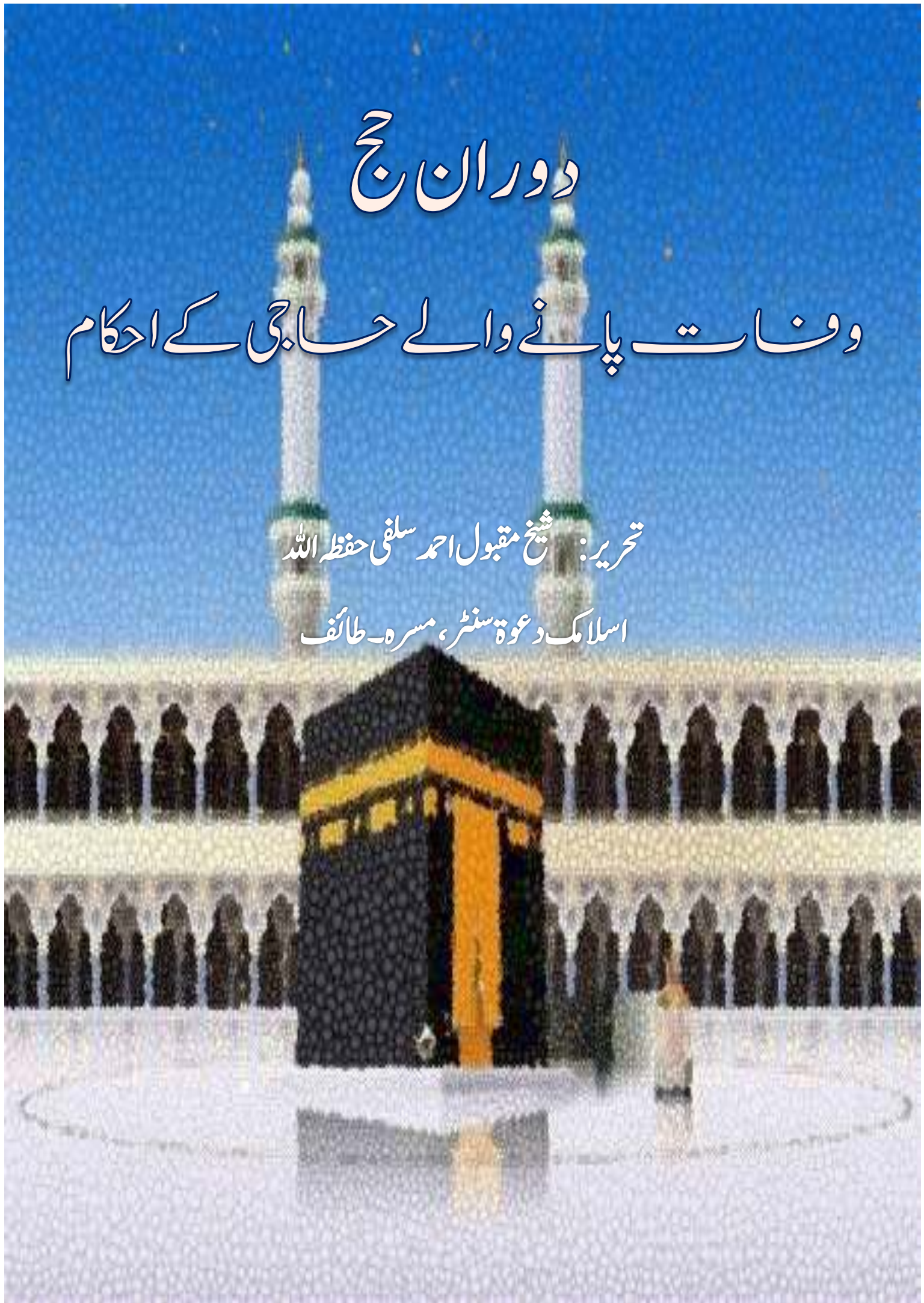
دوران حج وفات پانے والے حاجی کے احکام

بسا اوقات دوران حج حادثہ ہونے یا یونہی فطری طور پر حج کرنے والا اچانک وفات پا جاتا ہے۔اس پر اس کے ورثاء بہت غمگیں ہوتے ہیں اور اس کا حج ادھورا ہونے کی وجہ سے مزید بے چین ہو جاتے ہیں۔کسی کا دنیا سے جانا اس کے وارثین کے لئے واقعی باعث غم ہے مگر اس پہ رونا نہیں چاہئے اور جس کی موت اللہ کے راستے میں ہو ایسا شخص تو خوش نصیب ہے۔ہم سب اللہ تعالی سے دعا کریں کہ یارب ہمیں نیکی کی راہ میں موت دے۔یہ حسن خاتمہ کی علامت ہے،اللہ کی رحمت سے امید کرتے ہوئے ایسی موت پر جنت کی راہ آسان ہو سکتی ہے۔

یہاں حج کے دوران وفات ہونے سے کئی مسائل ہیں جنہیں جاننا ضروری ہے۔سب سے اہم سوال یہ ہے کہ اگر کسی پر حج فرض تھا،اللہ کی توفیق سے وہ حج کی ادائیگی کے لئے گھر سے نکل پڑا تھا اور مکہ پہنچ کر حج کی ادائیگی کر رہا تھا کہ اسی دوران اس کی وفات ہو گئی تو کیا اس کے ورثاء پر وفات پانے والے کے مال سے اس حج کی قضا واجب ہے ؟ اور اس کے غسل وکفن کا کیا طریقہ ہے ؟

اس کا جواب یہ ہے کہ جو دوران حج وفات پا جائے اس کی بڑی فضیلت ہے ایسے شخص کی طرف سے قضا کا حکم شریعت میں نہیں ملتا۔اللہ تعالی نے اس کی زندگی میں جتنا عمل کرنا مقدر کیا تھا اتنا کر لیا اور جتنے کی نیت کی تھی اس کا مکمل اجر ملے گا۔اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے۔بخاری ومسلم میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا:

بينَا رجلٌ واقفٌ مع النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ بعَرَفَةَ ، إذْ وَقَعَ عن راحلتِهِ فَوَقَصَتْهُ ، أو قال

فأَقْعَصَتْهُ ، فقالَ النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ : اغْسِلوهُ بماءٍ وسِدْرٍ ، وكَفِّنُوهُ في ثَوْبَيْنِ ، أو قالَ : ثَوْبَيْهِ ،

ولا تُحَنِّطُوهُ ، ولا تُخَمِّروا رأسَهُ ، فإنَّ اللهَ يبْعَثُهُ يومَ القيامةِ يُلَبِّي .(صحيح البخاري:1849)

ترجمہ: میدان عرفات میں ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ٹھہرا ہوا تھا کہ اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانی اور بیری کے پتوں سے اسے غسل دو اور احرام ہی کے دو کپڑوں کا کفن دو لیکن خوشبو نہ لگانا نہ اس کا سر چھپانا کیوں کہ اللہ تعالیٰ قیامت میں اسے لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا۔

اس حدیث کی روشنی میں دوران حج وفات پانے والے کو بیری، پانی اور غیر خوشبو والے صابون سے غسل دیا جائے گا اور احرام کے کپڑے میں ہی کفن دیا جائے گا۔ نہ اس کا بال کاٹا جائے گا، نہ اس کا ناخن کاٹا جائے گا اور نہ ہی اسے خوشبو لگائی جائے گی۔ محرم کی طرح اس کا سر بھی کھلا رہے گا اور کھلے سر، ایک چادر، ایک ازار میں نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ یہ حاجی ہے، قیامت میں اسی حالت میں تلبیہ پکارتا ہوا اٹھایا جائے گا۔ ہاں اگر مرنے والی عورت ہو تو اس کا سر و چہرہ سمیت مکمل بدن ڈھانپا جائے گا۔ اور چونکہ اس حدیث میں یا دیگر کسی حدیث میں دوران حج وفات پانے والے میت کی طرف سے قضا کا حکم نہیں ہے اس لئے اس کی طرف سے قضا کرنا ضروری نہیں ہے، نہ اسے اتمام کی ضرورت ہے اور نہ کوئی فدیہ یا کفارہ ہے۔ اگر اللہ نے میت کو مال کی فراوانی سے نوازا ہے اور اس کے ورثاء میں سے کوئی قضا کے طور پر حج کرلے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ حج قضا کرنے والا پہلے اپنا حج کر چکا ہو۔

مزید چند مسائل

☆ اگر میت نے وصیت کی تھی کہ اگر میں حج نہ کر سکا تو میری جانب سے میرے ورثاء حج کریں تو پھر میت کے وارث پر اس کی طرف سے حج کرنا واجب ہے۔

☆ جس نے حج کی نیت کی تھی مگر حج کا احرام باندھنے سے پہلے وفات پا گیا تو اس کا حج باقی ہے جسے اس کا وارث ادا کرے گا لیکن نیت کا ثواب اللہ کی طرف سے اسے ملے گا۔

☆میت کے ذمہ قرض ہواور وصیت بھی کی ہو تو پہلے قرض ادا کیا جائے گا پھر وصیت کا نفاذ عمل میں آئے گا۔

☆اسی طرح وہ شخص جسے اللہ نے حج کرنے کی طاقت دی تھی مگر کسی وجہ سے وہ حج نہ کرسکا، نہ حج کی نیت کرسکااور بغیر حج کے وفات پاگیا تو میت کے ترکہ میں سے کسی دیندار شخص کو پیسہ دے کر حج کرایا جائے گا خواہ حج کی وصیت کی ہو یانہ کی ہو۔

☆ اگر کوئی میت طاقت نہ ہونے کی وجہ سے زندگی میں حج نہ کرسکا تھا تو اس کی مالدار اولاد فوت شدہ والدین کی طرف سے حج وعمرہ کرسکتے ہیں۔

☆ دوران حج وفات پانے والے کو شہید کہنے کی صریح دلیل نہیں ملتی مگر یہ حسن خاتمہ کی علامت ہے اور افضل اعمال میں سے ہے اس لئے بڑے اجروثواب کی امید ہے جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان اوپر گزرا ہے اور ایک یہ بھی فرمان ہے:

من خرج حاجًّا فمات ؛ كتب اللهُ له أجرَ الحاجِّ إلى يومِ القيامةِ (صحيح الترغيب: 1267)

ترجمہ: جو حج کے لئے نکلتا ہے اور وفات پاجاتا ہے تو اللہ اسے قیامت کے دن حج کرنے والے کے بر بر ثواب دے گا۔

☆گوکہ میت کی لاش ایک ملک سے دوسرے میں منتقل کرکے دفن کی جاسکتی ہے مگر یہاں معاملہ عام میت کا نہیں ہے بلکہ محرم کا ہے جس کا سر کھلا ہوتا ہے ایسے میت کو دوسرے ملک میں منتقل نہ کرنا بہتر ہے۔ نبی ﷺ نے شہداء کی لاشیں منتقل نہیں کی۔

☆حاجیوں میں ایک رواج عام ہے وہ اپنے گھروں سے کفن لیکر چلتے ہیں کہ کہیں موت آجائے تو اس میں کفن دے دیا جائے، ایسا کرنے کی کوئی سنت رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب سے منقول نہیں ہے لہذا اس عمل کو چھوڑ دینا چاہئے اور حاجیوں کا کفن تو احرام کا کپڑا ہے۔

☆آخری بات حاج وہ ہے جس نے حج کا احرام باندھ لیا مگر جس نے ابھی احرام نہیں باندھا صرف حج کا ارادہ یا نیت کی ہے تو وہ حاج نہیں ہے مگر اللہ تعالی نیت کا بھی پورا ثواب دیتا ہے۔

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

Maqubool Ahmed

SheikhMaqubolAhmedFatawa.

00966531437827

Maquboolahmad.blogspot.com

islamiceducon@gmail.com

Online fatawa salafia Maqbool Ahmed salafi

9 October 2020